السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک صومالی طالبعلم ہوں اور چین میں تعلیم حاصل کرتا ہوں ٗمجھے کھانے کے بارے میں عموماً اور گوشت کے بارے میں خصوصاً بہت سی مشکلات کا سامنا ہے جو کہ حسب ذیل ہیں :

(١) چین آنے سے پہلے میں نے سنا تھا کہ جن حیوانات کو ملحدین نے ذبح یا زیادہ صحیح الفاظ میں قتل کیا ہو ٗمسلمان کیلئے انہیں کھانا جائز نہیں ہے ۔ ہماری یونیورسٹی میں مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے جس میں گوشت بھی ہوتا ہے لیکن مجھے یقین نہیں کہ اسے اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہوتا ہے ٗمجھے تو اس کے بارے میں شک ہوتا ہے جبکہ میرے ساتھی طلبہ کو اس کے بارے میں کوئی شک نہیں لہٰذا وہ کھالیتے ہیں جبکہ میں نہیں کھاتا ۔ کیا میرے یہ ساتھی حق پر ہیں یا وہ حرام کھاتے ہیں ؟

طلبہ کی ایک جماعت یہ سمجھتی ہے کہ غیر اللہ سے استغاثہ کرنے والوں اور انہیں ایسے امور کیلئے جن پر اللہ کے سوا اور کسی کو قدرت نہیں ٗپکارنے والوں کا ذبیحہ حلال ہے بشر طیکہ وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیں ان کا استدلال فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ الانعام : ٦/١١٨) کے عموم سے ہے نیز انہوں نے آیت کریمہ وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ (الانعام ٗ ٦/١١٩) سے بھی استدلال کیا ہے ۔ ان کی رائے یہ ہے کہ جو ان کے ذبیحہ کو حرام قرار دے وہ ان حدود سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہے جو بغیر علم کے اپنی خواہشات سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارے لیے حرام قرار دیا ہے اسے تفصیل سے بیان فرما دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ والدم و لحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ (المائدہ ٗ ٥/٣) اور ارشاد باری تعالیٰ انما حرم علیکم المیتۃ والدم و لحم الخنزیر وما اہل بہ لغیر اللہ (البقرہ ٗ ٢/١٧٣) میں ہے نیز وہ دیگر آیات جن میں ان ذبائح کی تفصیل بیان کی گئی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ان آیات میں سے کسی میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی حرمت کو بیان نہیں کیا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو ٗخواہ ذبح کرنے والا بت پرست ہو یا مجوسی ۔ یہ لوگ پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب ان لوگوں کے ذبیحوں کو کھالیتے تھے جو زید بن خطاب کو پکارتے تھے جبکہ وہ ان پر اللہ کا نام لے لیتے تھے ۔ کیا ان کی یہ بات صحیح ہے ؟ اگر مذکورہ آیات سے ان کا استدلال غلط ہے تو اس کا جواب کیا ہے ؟ اس مسئلہ میں حق کیا ہے ؟ براہ کرم دلیل کے ساتھ جواب دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ذبح کرنے والوں کے حال کے مختلف ہونے کی وجہ سے حلت و حرمت کے اعتبار سے ذبیحوں کا حکم مختلف ہوگا ۔ اگر ذبح کرنے والا مسلمان ہو اور اس کے بارے میں ایسی کسی بات کا علم نہ ہو جو اسلام کے منافی ہو اور اس نے ذبیحہ پر اللہ کا نام لے لیا ہو یا معلوم نہ ہو کہ اس نے اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں تو اس کا ذبیحہ حلال ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کیونکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے عموم کا یہی تقاضا ہے :

فَكُلوا مِمّا ذُكِرَ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ إِن كُنتُم بِـٔايـٰتِهِ مُؤمِنينَ ١١٨ وَما لَكُم أَلّا تَأكُلوا مِمّا ذُكِرَ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ وَقَد فَصَّلَ لَكُم ما حَرَّمَ عَلَيكُم إِلَّا مَا اضطُرِرتُم إِلَيهِ ۗ وَإِنَّ كَثيرًا لَيُضِلّونَ بِأَهوائِهِم بِغَيرِ عِلمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعلَمُ بِالمُعتَدينَ ١١٩ ... سورة الانعام

''تو جس چیز پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا جائے اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو اسے کھا لیا کرو اور سبب کیا ہے کہ جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے تم اسے نہ کھاؤ حالانکہ جو چیزیں اس نے تمہارے لیے حرام ٹھہرا دی ہیں ٗ وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں (بے شک ان کو نہیں کھانا چاہیئے) مگر اس صورت میں کہ (ان کے کھانے کیلئے) لاچار ہو جاؤ'' ۔

اگر ذبح کرنے والا کتابی یعنی یہودی یا عیسائی ہے اور وہ ذبیحہ پر اللہ کا نام لے تو وہ بھی بلا اجماع حلال ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَطَعامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ حِلٌّ لَكُم 5 ... سورة المائدة

''اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے'' ۔

اور اگر وہ اللہ کا نام لے نہ کسی غیر اللہ کا تو اس کے ذبیحہ کے بارے میں اختلاف ہے ۔ بعض نے اسے اس مذکورہ آیت سے استدلال کے پیش نظر حلال قرار دیا ہے اور بعض نے ذبیحہ پر وجوب تسمیہ کے دلائل کے عموم سے استدلال کے پیش نظر اسے حرام قرار دیا ہے ۔ نیز درج ذیل آیت کریمہ سے بھی ان کا استدلال ہے جس میں یہ ہے کہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھایا جائے ۔

وَلا تَأكُلوا مِمّا لَم يُذكَرِ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ ١٢١ ... سورة الانعام

''اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ'' ۔

بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اگر کتابی ذبیحہ پر غیر اللہ کا نام لے ٗمثلاً کہے میں اسے عزیر یا مسیح یا صلیب کے نام سے ذبح کرتا ہوں تو پھر یہ وما اہل لغیر اللہ بہ المائدہ ٗ ٥/٣١) کے عموم کے پیش نظر کھانا حلال نہیں ہوگا کیونکہ اس آیت نے وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم (المائدہ ٗ ٥/٥) کے عموم کی تخصیص کر دی ہے ۔

ذبح کرنے والا اگر مجوسی ہو تو اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا خواہ وہ اس پر اللہ کا نام لے یا نہ لے ہمارے علم کے مطابق اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں بجز اس کے کہ ابو ثورؒ سے منقول ہے کہ مجوسی کا شکار اور ذبیحہ جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا :

«سنوابهم سنة أهل الكتاب» (الموطا)

''ان سے بھی اہل کتاب کا سا معاملہ کرو''۔

اور پھر اس لیے بھی کہ ان سے بھی اہل کتاب کی طرح جزیہ لے کر انہیں اپنے دین پر برقرار رہنے کی اجازت دی جاتی ہے لہٰذا ان کا شکار اور ذبیحہ جائز ہے لیکن علماء نے ابو ثورؒ کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور اسے ائمہ سلف کے اجماع کےخلاف قرار دیا ہے۔ ابن قدامہؒ ''المغنی'' میں فرماتے ہیں کہ ابراہیم حربیؒ نے کہا ہے کہ ابو ثورؒ نے اجماع کی خلاف ورزی کی ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ یہاں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مجوسیوں کے ذبیحوں میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے حالانکہ یہ کس قدر تعجب انگیز ہے؟ امام احمدؒ کا اشارہ ابو ثورؒ ہی کی طرف ہے۔ جن لوگوں سے مجوسیوں کے ذبیحہ کی کراہت مروی ہے' ان میں ابن مسعود' ابن عباس' علی' جابر' ابو بردہؓ 'سعید بن مسیب' عکرمہ' حسن بن محمد' عطاءؒ' مجاہد' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سعید بن جبیر' مرد ہمدانی' زہری' مالک' ثوری' شافعیؒ اور اصحاب رائے شامل ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ کسی نے اس کےخلاف کہا ہو الا یہ کہ وہ بدعتی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے :

وَطَعامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتٰبَ حِلٌّ لَكُم 5 ... سورة المائدة

''اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے''۔

جس کا مفہوم یہ ہے کہ دیگر کفار کا کھانا حرام ہے کیونکہ ان کے پاس کتاب نہیں ہے لہٰذا بت پرستوں کی طرح ان کے ذبیحے حلال نہیں ہیں... پھر فرمایا ہے کہ ان سے جزیہ اس لئے لیا جاتا ہے کیونکہ کتاب کا شبہ ان کے خون کی حرمت کا تقاضا کرتا ہے اور جب خون کی حرمت کے سلسلہ میں اس شبہ کو غلبہ دے دیا گیا تو واجب تھا کہ ذبیحوں اور عورتوں کی حرمت کے سلسلہ میں عدم کتاب کے شبہ کو غلبہ دے دیا جاتا تاکہ دونوں جگھوں پر احتیاط کے پیش نظر حرمت کے پہلو کو غلبہ دے دیا جائے اور پھر اس بات پر اجماع بھی ہے چنانچہ یہی قول ان اہل علم کا بھی ہے جن کے اسماء گرامی ہم نے شمار کرائے ہیں اور ان کے زمانہ میں یا بعد میں کسی نے ان کی مخالفت بھی نہیں کی الا یہ کہ سعیدؒ سے جو ایک روایت ہے ان سے اس کےخلاف بھی مروی ہے۔ (المغنی)

اگر ذبح کرنے والا اہل کتاب اور مجوسیوں کے سوا دیگر مشرکوں' بت پرستوں یا ان میں سے ہو جو ان کے حکم میں ہوں تو پھر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اس کا ذبیحہ حرام ہے خواہ یہ اللہ کا نام لیں یا نہ لیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم (المائدہ ۵/۵) سے معلوم ہوتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے علاوہ دیگر کفار کے ذبیحے حرام ہیں ورنہ تخصیص کے ساتھ ان کے ذکر کا کوئی فائدہ نہیں۔

اسی طرح جو شخص اسلام کی طرف منسوب تو ہو مگر ایسے امور میں غیر اللہ کو پکارتا ہو جن پر اللہ کے سوا کسی اور کو قدرت نہیں ہوتی یا غیر اللہ سے استغاثہ کرتا ہو تو کفار' بت پرستوں اور زندیقوں کی طرح اس کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے کیونکہ اس طرح کے لوگ بھی شرک اور ارتداد کی وجہ سے کافر ہیں' لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔ ان کے ذبیحوں کی حرمت پر مسلمانوں کے اجماع اور آیت کے مفہوم نے ارشاد باری تعالیٰ :

فَكُلوا مِمّا ذُكِرَ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ 118 ... سورة الانعام

''جس چیز پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھا لیا کرو''۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَما لَكُم أَلّا تَأكُلوا مِمّا ذُكِرَ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ 119 ... سورة الانعام

''اور سبب کیا ہے کہ جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے تم اسے نہ کھاؤ''

کے عموم کی تخصیص کر دی ہے' لہٰذا ان دو اور ان کے ہم معنی آیتوں سے بتوں کے پجاریوں اور ان لوگوں کے ذبیحوں کے حلال ہونے پر جو ان کے ہم معنی ہوں' استدلال کرنا صحیح نہیں ہے جو کہ اسلام سے مرتد ہوگئے ہوں اور مردوں اور دیگر غیر اللہ سے استغاثہ دعا کیلئے اصرار کرتے ہوں اور ان سے ایسے امور کیلئے مدد کے طلبگار ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قدرت نہیں رکھتا اور پھر اسے ان کے سامنے دلائل کے ساتھ بیان بھی کر دیا گیا ہو اور اگر وہ باز نہ آئیں تو ان کا یہ شرک جاہلیت اولیٰ کے شرک جیسا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کے ذبیحوں کے حلال ہونے پر اعتماد کرنا بھی صحیح نہیں ہے جو مردوں اور غیر اللہ سے استغاثہ اور ایسے امور کیلئے فریاد کرتے ہوں جو اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہیں۔ خواہ یہ ان پر اللہ تعالیٰ ہی کا نام کیوں نہ لے لیں اور اگر ان کے ذبیحوں کا آیت کریمہ انما حرم علیکم المیتۃ والدم و لحم الخنزیر وما اہل بہ لغیر اللہ بہ) البقرہ' ۲/۱۷۳) اور اس کے ہم معنی دیگر آیات میں صراحت کے ساتھ ذکر نہیں ہے تو یہ مردار کی حرمت کے دلائل کے عموم میں داخل ہیں کیونکہ یہ اسلام سے مرتد ہیں کیونکہ انہوں نے ایسے امور کا ارتکاب کیا ہے جو اصل ایمان کے منافی ہیں اور پھر حقیقت حال کے بیان کے باوجود انہوں نے ان امور پر اصرار کیا ہے۔

جس شخص کا یہ گمان ہے کہ امام الدعوۃ شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اہل نجد کے ذبیحوں کو کھا لیتے تھے حالانکہ وہ زید بن خطاب کو پکارتے تھے تو یہ محض انکل پچو اور ایک ایسا دعویٰ ہے جس کے بارے میں شیخؒ سے کوئی صراحت منقول نہیں ہے بلکہ یہ گمان اس حکم کےخلاف ہے جس پر ان کی کتب و مؤلفات شاہد ہیں کہ جو ان امور میں جن پر اللہ کے سوا کوئی اور قادر نہیں' غیر اللہ کو پکارے خواہ وہ کوئی ملک مقرب ہو یا نبی مرسل یا اللہ کا کوئی نیک بندہ تو وہ مشرک و مرتد اور خارج اسلام ہے بلکہ اس کا یہ شرک زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے شرک سے بھی زیادہ شدید ہے لہٰذا اس کے اور اس کے ذبیحوں کے بارے میں بھی وہی حکم ہوگا جو زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے بارے میں ہے یا اس سے بھی زیادہ سخت حکم ہوگا۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ اہل کتاب کے سوا دیگر تمام کفار کے ذبیحے حرام ہیں' خواہ وہ ان پر اللہ تعالیٰ کا نام ہی کیوں نہ لے لیں کیونکہ ذبیحہ پر اللہ کا نام لینا عبادت کی ایک قسم ہے اور عبادت کو جب تک خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ادا نہ کیا جائے وہ صحیح نہیں ہوتی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَوأَشَرَكوالَحَبِطَ عَنہم ماکانوایَعمَلونَ ۸۸ ... سورۃالانعام

''اوراگروہ لوگ شرک کرتے توجوعمل وہ کرتے تھے سب ضائع ہوجاتے''۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص447

محدث فتویٰ